روشن خیالی اور جدیدیت کی تاریخ

# منکرِ قرآن وحدیث

# غلام احمد پرویز

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

ناشر

**ختم نبوت اکیڈمی** (لندن)

387 KATHERINE ROAD FOREST GATE
LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM
Phone: 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404

Email: khatmenubuwwat@hotmail.com



## ............عرضِ ناشر............

غلام احمد قادیانی کی طرح غلام احمد پرویز کا فتنہ بھی دنیا بھر میں انتہائی مہلک اختیار کرتا جارہا ہے۔ غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو پاکستان میں آئینی اور قانونی طور پر ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔لیکن غلام احمد پرویز کا فتنہ ہمارے معاشرے کے اندر ہی پل رہا ہے۔اس لئے کہ اس فتنے کی سنگینی سے مسلمان اتنے آگاہ نہیں۔لوگ تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ غلام احمد پرویز تو صرف احادیث کا انکار کرتا ہے اور احادیث تو نعوذ باللہ ۲۰۰ سال کے بعد لکھی گئی حالانکہ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے۔غلام احمد پرویز منکر حدیث ہی نہیں بلکہ منکر قرآن بھی ہے۔

پرویزی فتنہ قرآن کی آڑ میں پورے دین کا خاتمہ کر رہا ہے۔ یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ غلام احمد پرویز اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ پچھلے دنوں یورپ کے ایک ملک میں جانے کا اتفاق ہوا۔تو وہاں بھی یہ فتنہ اپنا زہریلا پروپیگنڈہ پھیلانے میں مصروف ہے۔ برطانیہ اور یورپ کے دیگر ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ پرویزی جماعت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔

یہ مختصر سا رسالہ پرویزیت کے گمراہ کن اور کفریہ عقائد پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کو ان کے عقائد سمجھنے کے لئے ایک بہترین ہتھیار ہے۔یوں تو علمائے کرام نے اس موضوع پر کافی کتابیں لکھی ہیں اور شائع کی ہیں۔ ہمارا ادارہ اس رسالہ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہے۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اُمت کو تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کو دو قسم کے لوگوں نے ہمیشہ سخت نقصان پہنچایا ہے، ایک کفار و مشرکین جن میں یہود و نصاریٰ اور تمام ملت کفر شامل ہے اور دوسرے ملحدین یعنی وہ لوگ جو دل سے منافقین اور دشمنانِ اسلام ہوتے ہوئے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں دین حق کے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں، پہلے والے گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اسلام کے کھلے دشمن ہوتے ہیں، ان کی دشمنی، ان کا وار اور ان کا خبث باطن کھل کر سامنے آتا ہے اور ان سے بچاؤ کی تدبیر بھی نسبتاً آسان ہوتی ہے، جبکہ مؤخر الذکر دشمنان اسلام کا ظاہری حال چونکہ مسلمانوں جیسا ہوتا ہے، بلکہ کبھی اپنے آپ ظلّی نبی اور کبھی اہل قرآن وغیرہ بتا کر پکے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لہٰذا ان کی اسلام دشمنی، ریشہ دوانیاں اور خبث باطن بھی کھل کر سامنے نہیں آتا اور یہ لوگ مارے آستین بن کر مسلمانوں کو ڈستے رہتے ہیں۔

برٹش حکومت کے محکمۂ انفارمیشن کے ایک وفادار ملازم چوہدری غلام احمد پرویز نے اپنے ملحدانہ سفر کا آغاز اس خطہ کے اکابر علماء حق کے خلاف اپنی تند و تیز بلکہ سوقیانہ تحریروں سے کیا، اور پھر آہستہ آہستہ احادیث رسول اکرم ﷺ پر ہاتھ صاف کیا، ابتداء میں چونکہ وہ اپنے آپ کو مسٹر محمد علی جناح اور علامہ اقبال کا شیدائی اور ان کے طریق پر کاربند ظاہر کرتے ہوئے اپنے آپ کو صحیح خادم دین گردانتا تھا، اس لیے اس کا دجل مسلمانوں پر فوراً واضح نہ ہوسکا، مگر علماء حق نے جلدی ہی اس کا علمی تعاقب کیا اور اس کے دجل وفسوق کا پردہ چاک کیا۔

پرویز کا خبث باطن اس وقت کھل کر سامنے آیا جب اس نے احادیث رسول اکرم ﷺ کا انکار کیا اور بے باکانہ انداز میں برملا اظہار کیا کہ احادیث، قرآن کے خلاف عجمی سازش ہیں اور یہ رسول اکرم ﷺ کے دو سو سال بعد مرتب ہوئی ہیں،



لہٰذا یہ ناقابل اعتبار ہیں، یہاں تک کہ پرویز نے ”اصح الکتب بعد کتاب اللہ“ (بخاری شریف) کے بارے میں بکواس کردی کہ:

”آپ اپنے گھروں کو اس لغویات سے پاک کیجئے“

(ماہنامہ طلوع اسلام جون ۱۹۵۱ء)

چنانچہ اس باطل نظریہ کے بموجب وہ منکر حدیث کے نام سے مشہور ہوا، اب جب بھی کہیں منکر حدیث کا ذکر آتا ہے تو پوری دنیا کے مسلمانوں کے ذہنوں میں پرویز کا مکروہ چہرہ آجاتا ہے۔

پرویز اینڈ کمپنی چونکہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہیں لہٰذا عوام الناس کے ذہنوں میں یہ ایک عام تاثر پیدا ہوتا ہے کہ پرویز صرف منکر حدیث ہے اور وہ سے کاربند ہیں، لہٰذا عوام الناس کے ذہنوں میں یہ ایک عام تأثر پیدا ہوتا ہے کہ پرویز صرف منکر حدیث ہے اور وہ قرآنی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہے۔ لہٰذا ہم یہ صراحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ پرویز جس طرح منکر حدیث ہے، اسی طرح وہ منکر قرآن بھی ہے، کیونکہ اس نے قرآنی آیات کے متعین اور متوارث معانی ومفاہیم کو بدل کر ان کو اپنا وضع کردہ لباس پہنایا ہے، اس کے نزدیک کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، قربانی وغیرہ کے وہ معنیٰ نہیں ہیں جو کہ مسلمانوں میں عہد نبوی سے لے کر تا حال مشہور ومتعارف ہیں، بلکہ اصل معانی وہ ہیں جو تیرہ سو برس بعد صرف غلام احمد پرویز کو سمجھنا نصیب ہوئے ہیں اور جن سے آج تک پوری امت مسلمہ بیگانہ اور بے خبر رہی ہے، ذیل میں غلام احمد پرویز کی تصانیف کے اقتباسات کی روشنی میں اس کے باطل نظریات کی ایک جھلک دکھائی جاتی ہے، تاکہ مسلمان اپنے آپ کو اور اپنے دوست احباب کو اس مار آستین سے

بچانے کی کوشش کرے۔

**۱......کلمہ طیبہ کے معنی:**

"لا الہ الا اللّٰہ" قانون صرف خدا کا ہے، کسی اور کا نہیں۔
محمد رسول اللّٰہ محمد ﷺ کی پوزیشن اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی یہ کوئی حق نہیں کہ وہ کسی پر اپنا حکم چلائے"۔ (سلیم کے نام خط، جلد۲، ص۳۴)

آپ نے دیکھا کہ پرویز نے الٰہ کا مشہور ترجمہ: "معبود" کو چھوڑ کر اس کا ترجمہ قانون سے کیا۔ گویا عبادت کے لائق کسی ہستی کا وجود ہی نہیں، ہاں خدا کے نام سے کوئی ہستی ہے تو یہ صرف وہ ہے جس کا قانون ماننا چاہئے اور اس کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں۔

محمد رسول اللہ کے معنی میں رسول اللہ ﷺ کو صرف مبلغ یعنی پہنچانے والا بتایا گیا ہے اور آپ ﷺ کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی طرف سے اس کی تشریح و توضیح کرے، یہ صراحۃً انکار حدیث ہے۔

**۲......حضرت آدم علیہ السلام، ملائکہ اور ابلیس کے وجود کا انکار:**

"واذ قال ربك للملايكة انى جاعل فى الارض خليفة" (البقرۃ: ۳۰)

ترجمہ: جب زندگی اپنی ارتقائی مناظر طے کرتی ہوئی پیکر انسانی میں پہنچی اور مشیئت کے پروگرام کے مطابق وہ وقت آیا



کہ اپنے سے پہلی آبادیوں کی جگہ زمین میں آباد ہو"۔

(مفہوم القرآن، ص۱۲)

یہاں حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے تخلیق جیسے کہ قرآن سے ثابت ہے، اس کا انکار کیا گیا ہے اور ڈاردن کے نظریہ ارتقاء کو ٹھونسا گیا ہے۔ ڈارون کا نظریہ تھا کہ انسان ابتداء میں بندر تھا، رفتہ رفتہ اس نے انسان کی شکل اختیار کی ہے، پرویز بھی اس نظریہ کا مبلغ ہے، اس تشریح کے بموجب گویا حضرت آدمؑ کا وجود ہی نہیں تھا، انسان مختلف ارتقائی مراحل طے کر کے موجودہ شکل تک پہنچا ہے، نیز خلیفہ کا ترجمہ "انسانوں کا پہلی آبادیوں کی جگہ لینے" کا کیا گیا ہے، آگے لکھتے ہیں:

"واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدو الا ابلیس" (البقرۃ، ۳۴)

ترجمہ: "اس پر کائناتی قوتیں سب انسان کے آگے جھک گئیں، لیکن ایک چیز ایسی بھی تھی جس نے اس کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا، اس نے سرکشی اختیار کی، یہ تھے انسان کے خود اپنے جذبات، جس کے غالب آ جانے سے اس کی عقل وفکر ماؤف ہو جاتی ہے"۔ (مفہوم القرآن، ص۱۳)

ملائکہ کا ترجمہ "کائناتی قوتوں" سے کر کے فرشتوں کے وجود کا انکار کیا گیا ہے اور ابلیس کی تشریح "انسان کے اندر کے سرکش جذبات" سے کر کے ابلیس کے مستقل وجود سے انکار کیا گیا ہے، اگر ابلیس انسان کے اندر کے سرکش جذبات کا نام ہے تو ملائکہ کے سجدہ کے وقت پھر انکار کس نے کیا تھا؟!

**۳...... پرویز اور نماز:**

"وارکعو مع الراکعین" (البقرۃ، ۴۳)

ترجمہ: اور اسی طرح تم بھی اب ان کے ساتھی بن جاؤ جو قوانین خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں"۔

(مفہوم القرآن،ص ۱۶)

آیت کا مشہور ترجمہ ہے اور "نماز پڑھو نماز والوں کے ساتھ" گویا نماز باجماعت کی تاکید ہے، پرویز نے نماز کے معنیٰ ہی اُڑا دیئے اور یوں نماز کا انکار کیا، نیز دیکھیں:

"فول وجهك شطر المسجد الحرام" (البقرہ، ۵۰)

ترجمہ: "تمہارے سامنے کوئی بھی پروگرام ہو اپنی نگاہ ہمیشہ مرکز کی طرف دیکھو" (مفہوم القرآن،ص ۵۵)

مفسرین نے تصریح کی ہے کہ اس سے مراد حالت سفر یا حضر دونوں میں نماز کے دوران استقبال قبلہ مراد ہے، پرویز نے نماز سے مراد "کوئی بھی پروگرام" لے کر اسلام کی سب سے عظیم عبادت کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور نماز کا صریح انکار کر دیا ہے۔ نماز کے بارے میں پرویز کی مزید کفریات ملاحظہ کیجئے۔

"عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کی نماز کہا جاتا ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے قیام کا حکم دیا ہے...... اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ "اقیموا الصلوٰۃ" سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا، ان کی (مسلمانوں کی) نماز ایک وقت



معینہ کے لئے ایک عمارت (مسجد) کی چار دیواری کے اندر ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے"۔

(مفہوم القرآن، جلد ۴،ص ۳۲۸، قرآنی فیصلے،ص ۲۶ تا ۲۷)

قارئین اس عبارت سے خود اندازہ لگائیں کہ پرویز اس صلوٰۃ یعنی نماز کا قائل ہی نہیں، جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو اور جس پر آج تک امت قائم چلی آ رہی ہے، اس طریق نبوی ﷺ کے بارے میں پرویز کس تمسخرانہ انداز میں تنقید کرتے ہوئے نفی کر رہا ہے، کیا اس کے بعد بھی پرویز کے دجال ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟ وہ اس نماز کو مسلمانوں کی اپنی ایجاد کردہ نماز کہہ کر طعنہ دے رہا ہے، اسی طرح کبھی وہ نماز اور دیگر عبادات کو ہندوانہ رسومات قرار دیتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو (ہندو) مذہب میں پوجا پاٹ کہلاتی ہے، ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت، ہماری زکوٰۃ وہی شئے ہے جیسے خیرات، ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے، ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ثواب ہوتا ہے، یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے، نہ عقل و بصیرت میں کچھ واسطہ، آج ہم اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی"۔ (قرآنی فیصلے،ص ۳۰۱ تا ۳۰۲)

یعنی رسول اکرم ﷺ امت کو جہالت کے اسی گڑھے میں چھوڑ گئے ہیں،

جہاں وہ اسلام سے پہلے تھے، اور تمام امت جو اعمال اتباع سنت میں ادا کر رہی ہے، پرویز نے اسے ہندوانہ طور طریقوں کے مشابہ کر دیا ہے۔ (نعوذ باللہ)

پرویز پانچ نمازوں کا بھی قائل نہیں اور اپنی من گھڑت تاویل سے صرف دو نمازیں ثابت کرتا ہے، وہ حدیث کا تو صراحت کے ساتھ منکر ہے، دو نمازیں قرآن سے یوں ثابت کرتا ہے:

"رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں اجتماعات صلوٰۃ (نماز باجماعت) کیلئے یہ دو اوقات متعین تھے، جب ہی تو قرآن کریم نے ان کا ذکر نام لے کر کیا، پرویز نے سورۂ نور کی آیت ۵۸ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ چونکہ اس آیت میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا ذکر ہے لہٰذا دو نمازیں ثابت ہوئیں"۔

(لغات القرآن، جلد ۳، ص ۱۰۴۴)

۴...... پرویز اور قربانی:

پرویز نے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ سنت ابراہیمی یعنی قربانی کا نہ صرف انکار کیا ہے، بلکہ اس کا مذاق اُڑایا ہے، وہ لکھتا ہے:

"قربانی کیلئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اسکی حیثیت شرکائے کانفرنس کیلئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں ہے، پرویز کے ہاں حج کا مفہوم ایک بین الاقوامی کانفرنس ہے، مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ قربانی کیلئے کوئی حکم نہیں ہے، یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے، ذرا حساب لگایئے، اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا



کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے" (قرآنی فیصلے، ص ۶۹)

"مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں، کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے، کہیں اسے قرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے اور کہیں اسے دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بتا کر دکھایا جاتا ہے"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۶۹)

۵...... پرویز اور زکوٰۃ:

پرویز نے جس طرح "اقیموا الصلوٰۃ" کی باطل اور من گھڑت تشریح کی ہے، اسی طرح اسلام کے دوسرے عظیم الشان حکم "واتوا الزکوٰۃ" کی بھی باطل تاویل کی ہے، وہ سرے سے زکوٰۃ کی فرضیت کا قائل ہی نہیں، بلکہ اسے ایک ٹیکس قرار دیتا ہے وہ لکھتا ہے:

"زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے، اس ٹیکس کی کوئی شرح مقرر نہیں کی گئی"۔

(قرآنی فیصلے، ص ۳۵)

وہ مزید لکھتا ہے:

"آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے اگر یہ حکومت اسلامی ہوگئی تو زکوٰۃ ٹیکس ہو جائے گا"۔

(قرآنی فیصلے، ص ۳۵)

۶...... پرویز کے مزید کفریات:

جنت اور دوزخ قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ کے ذریعہ ثابت شدہ اٹل حقیقت ہیں، مگر پرویز ان کا انکاری ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"جنت و دوزخ مقامات نہیں، بلکہ انسانی ذات کی کیفیات ہیں"۔ (لغات القرآن، جلد ۱۲، ص ۴۴۹)

"آخرت سے مراد مستقبل ہے، ہمیشہ مستقبل پر نگاہ رکھنے کا نام ایمان بالآخرت ہے"۔ (سلیم کے نام خط نمبر ۲۲۲۱، ص ۱۲۴)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی رسالت قیامت تک کے لئے اور تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہے، پرویز شریعت محمدیہ کو صرف عہد رسالت کے ساتھ خاص کرتا ہے اور یوں ختم نبوت کا منکر ٹھہرتا ہے، وہ لکھتا ہے:

"شریعت محمدیہ ﷺ یہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کیلئے تھی، نہ کہ ہر زمانہ کیلئے، بلکہ ہر زمانہ کی شریعت وہ ہے جس کو اس زمانہ کا مرکز ملت (یعنی حکومت) اور اسکی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے"۔ (مفہوم عبادت، مقام حدیث، جلد ۱، ص ۳۹)

وہ مزید لکھا ہے:

"مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق، غرض جس چیز میں چاہے ردو بدل کردے"۔

(قرآنی فیصلے، ص ۴۲۴)

مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کا سب سے زرین درد عہد مآب ﷺ تھا، جاہلیت کے اندھیرے چھٹ کر اس زمانہ میں اسلام کا نور چار سو پھیلا، خود آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ کو خیر القرون کا لقب دیا ہے، چنانچہ ارشاد



فرمایا:

"خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم"

ترجمہ: "میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے قریب اور متصل ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے قریب ہے"۔

مگر پرویز لعنتی اس تیرہ سو سال قبل کے زرین عہد کو وحشت کا دور کہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"آپ (علماء) اپنی قوم کے دامن پکڑ کر آج سے تیرہ سو سال پہلے کے دور وحشت کی طرف گھسیٹ رہے ہیں"۔

(قرآنی فیصلے)

پرویز کے غلط اور گمراہ کن نظریات کی یہ ایک جھلک تھی۔ جس سے قارئین اس کے خبث باطن کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ورنہ پرویز کے تفصیلی عقائد سب گھناؤنے ہیں۔ اس نے تمام معجزات کا انکار کیا ہے اور اس کی ایسی غلط تاویل کی ہے کہ وہ رب العالمین اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہاں متعینہ مفہوم و تاویل کے بالکل برخلاف ہے۔

**پرویزیوں کے خلاف اکابرین امت کا فتویٰ:**

پرویزیوں کی سرگرمیاں نہ صرف پاکستان بلکہ کویت اور سعودی عرب میں بھی جاری ہیں۔ اسلام کے خلاف ان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا تدارک کرنے کے لئے پاکستان، سعودی عرب، کویت، بھارت اور جنوبی افریقہ کے مفتیان نے

پرویزیوں کے عقائد ونظریات کا مطالعہ اور تحقیق کرنے کے بعد پرویزیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا اور غلام احمد پرویز۔اس کے اتباع کرنے والے اور ہر وہ شخص اور جماعت جو ایسے کافرانہ عقائد ونظریات کی طرف دعوت دیتے ہوں۔کو دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور زندیق قرار دیا گیا۔ نیز ان کے ساتھ کسی قسم کے اسلامی تعلقات رکھنے، ان کی نماز جنازہ پڑھنے، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور مسلمان عورت کا ان کے ساتھ نکاح کرنے کی سخت ممانعت کی گئی، جو شخص یا جماعت ان کے عقائد کو درست سمجھے، اسے بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا اور ان لوگوں سے کسی مسلمان کا تعاون کرنا یا کسی بھی قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام قرار دیا گیا۔

کویت کی وزارت اوقاف والشوؤن کی فتوی نے کویت میں مقیم مولانا احمد علی سراج کی طرف سے ''پرویزی عقائد اور بزم طلوع اسلام'' کے خلاف دائر کردہ فتویٰ پر گرینڈ فتویٰ جاری کرتے ہوئے کویت میں غلام احمد پرویز اور ''بزم طلوع اسلام'' کو کافر اور مرتد قرار دیا۔کویت میں پہلی بار پرویزیوں کو کافر اور مرتد قرار دیا گیا۔ فیصلہ کے مطابق کویت میں عرصہ دراز سے غلام احمد پرویز کے پیروکار عبید الرحمٰن ارائیں نے ''بزم طلوع اسلام'' کے نام سے تنظیمی سطح پر کام شروع کر رکھا تھا اور تبلیغ کے ذریعے ہزاروں پاکستانی مسلمانوں کو ورغلا اور گمراہ کر کے پرویزی بنا چکا تھا۔کویت کے سرکاری فتویٰ بورڈ امور کمیٹی کے رئیس مشعل مبارک اور عبداللہ احمد الصباح کے دستخطوں سے جاری گرینڈ فتویٰ کا متن درج ذیل ہے:

''فتوی کمیٹی اس استفتاء کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ غلام احمد پرویز کے عقائد باطل، گمراہ کن اور اسلامی عقائد کے منافی ہیں، ہر وہ شخص جو ان کے عقیدے پر ایمان رکھتا ہے،



وہ کافر اور اسلام سے خارج ہوگا اور اگر پہلے مسلمان تھا اور پھر اس نے ان عقائد کو اختیار کیا ہو تو وہ مرتد شمار ہوگا''۔

اس فتویٰ کے اجراء پر پرویزیوں نے اپنے لاہور کے ہیڈ کوارٹر اور کویت کے لوکل آفس سے خوب واویلا مچایا اور وزارت اوقاف کویت میں فیصلے کے خلاف رَٹ بھی دائر کی، لیکن ماسوائے رسوائی کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا، سعودی عرب کے مفتی الشیخ عبدالعزیز بن باز نے بھی پرویزیوں کو کافر اور مرتد قرار دیتے ہوئے اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ جاری کیا ہے۔

پاکستان کے علماء کی طرف سے فتویٰ میں تحریر کیا گیا ہے کہ:

پرویز کا نام نہاد فکر قرآن اور اسلامی شعائر کی من گھڑت تشریح، مسلمہ حقائق، قرآن کے انکار اور حدیث وسنت کی دشمنی پر مبنی ہے، تاکہ مسلمانوں میں رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس کو متنازعہ بنا کر شکوک وشبہات پیدا کئے جائیں اور وہ انتشار کا شکار ہو کر ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار رہیں۔ پاکستان میں پرویزیت اسلام کے خلاف ایسا خارجی مشن ہے جسے پرویز کے بعد اس کے متبعین ''بزم طلوع اسلام'' کے پلیٹ فارم سے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔

پرویزی تحریک جو غلام احمد پرویز کی رہائش گاہ سے شروع ہوئی تھی آج جدید ٹیکنالوجی اور وسائل کی بدولت عالمی سطح پر ایک منظم اور طے شدہ منصوبے کے تحت متحرک ہے۔ حضرت رسالت مآب ﷺ اور صحبہ کرامؓ نے جس دین حق کی خاطر بے پناہ قربانیاں دیں آج اُسے مٹانے کے لئے باطل قوتیں اکٹھی ہو رہی ہیں۔ جو اہل ایمان کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے عالم اسلام میں اجتماعی بیداری پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کو کفر کی آغوش میں

جانے سے بچایا جاسکے اور الحادی فتنوں کی سرکوبی کی جاسکے، علماء کرام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ممبروں پر اپنے خطبوں میں عامة الناس کو ان کے عقائد سے آگاہ کریں۔ نیز اہل استطاعت مسلمان اس مضمون کو پمفلٹ کی صورت میں چھپوا کر مسلمانوں میں مفت تقسیم کریں۔

☆☆☆☆☆

# ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

## مختصر تعارف

قصرِ نبوت پر نقب لگانے والے راہزن دورِ نبوت سے لیکر دورِ حاضر تک مختلف انداز کے ساتھ وجود میں آئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت ﷺ کا تاج صرف اور صرف آمنہ اور عبداللہ کے بیٹے حضرت محمد ﷺ ہی کے سر پر سجایا اور دیگر مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سے لیکر مسیلمہ قادیان تک سب کو ذلیل و رسوا کیا۔ اُمت کے ہر طبقہ میں ایسے اشخاص منتخب کئے جنہوں نے ختم نبوت ﷺ کے دفاع میں اپنی جانوں تک کے نذرانے دیئے اور شب و روز اپنی محنتوں اور صلاحیتوں کو بفضل اللہ تعالیٰ ناموسِ رسالت و ختم نبوت ﷺ کے مقدس رشتے کے ساتھ منسلک کر دیا۔

ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کے قیام کا مقصد بھی من جملہ انہی اغراض و مقاصد پر محیط ہے، چنانچہ عالمی مبلغ ختم نبوت ''حضرت عبدالرحمٰن یعقوب باوا'' نے قادیانیت کی حقیقت سے مسلمانوں کو خبردار کرنے کیلئے جس طرح اپنی زندگی کو اس کارِ خیر کیلئے وقف کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، انہی کی انتھک محنت و کاوشوں سے اکیڈمی کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

الحمد للہ اس ادارہ نے عالمی سطح پر ختم نبوت کے دفاع کو مضبوط کیا ہے۔ تقاریر، لٹریچر، اخبارات و جرائد اور انٹرنیٹ کے ذریعہ مسلمانوں کو قادیانیت اور ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر کیا اور پوری دنیا میں ختم نبوت ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اخلاص کے ساتھ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارہ کیساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

......انتظامیہ......

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)